اسلامی کتب خانوں کی تباہی

تاریخ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اس حقیقت سے واقف ہیں کہ اسلامی اور شیعی کتب کے سینکڑوں ذخائر، سوائے مخالف کے ہاتھوں یا تو دریا برد ہوئے یا نذر آتش کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؑ اور دیگر آئمہ طاہرین علیہم السلام کے آثار علمیہ کا کثیر ذخیرہ دنیا سے مفقود ہوگیا۔ چنانچہ چند واقعات درج ذیل ہیں۔

(۱) ۵۰۳ھ میں جب عیسائیوں نے طرابلس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کے کتب خانوں کو جلا دیا۔

(۲) ۶۵۶ھ میں ہلاکو خان نے بغداد کو تاراج کرنے کے بعد وہاں کے عظیم الشان کتب خانوں کو دریائے دجلہ میں پھنکوا دیا ان کتابوں کی تعداد جو دریا میں غرق کی گئیں تقریباً ۶ لاکھ تھی۔ علامہ سید رضی کا کتب خانہ جہاں نہج البلاغہ کی تالیف ہوئی تھی وہ بغداد میں تھا اور دریا برد ہوگیا۔

(تاریخ ادبیات ایران از پروفیسر براؤن تجلّیات روح ایرانی مطبوعہ برلن ص۸۵)

شبلی نعمانی نے اپنے مضمون "اسلامی کتب خانے" میں لکھا ہے کہ جب تاتاریوں نے بغداد کے کتب خانے تباہ کئے تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں جس سے دریا کا پانی سیاہ ہوگیا تھا۔ تاتاریوں کا یہ سیلاب صرف بغداد تک محدود نہ رہا بلکہ ترکستان ماوراالنہر خراسان، فارس، عراق، جزیرہ اور شام سے گزرا اور تمام علمی یادگاروں کو مٹاتا گیا۔ (رسائل شبلی ص۱۵۰ مطبوعہ امرتسر)

(۳) صلیبی جنگوں کے دوران عیسائیوں نے مصر، شام، اسپین اور دیگر اسلامی ممالک کے کتب خانوں کو بری طرح جلا کر تباہ و برباد کر دیا۔ ان کتابوں کی تعداد تیس لاکھ سے زائد تھی۔

(تاریخ تمدن اسلام از جرجی زیدان ج ۳)

(۴) اسپین میں جب عیسائیوں کا غلبہ ہوا وہاں کے کتب خانے بری طرح جلا دیتے گئے (ابن خلدون)
کارڈینل زی می نس (CARDINAL XIMENES) نے تو انتہا کر دی کہ ایک ہی دن میں اسی ہزار کتابوں کو نذر آتش کر دیا۔ (مقدمہ ابن خلدون، تاریخ اداب اللغۃ جلد سوم جرجی زیدان ص۱۱۳ تا ۱۱۵ مصر)

شیعہ کتب خانوں کی تباہی

یہ تو مجموعی حیثیت سے مسلمانوں کے کتب خانوں کی تباہی تھی جس میں شیعی کتب بھی ضمناً تباہ ہوئیں ان کے علاوہ وہ کتب خانے جن میں آئمہ اطہار علیہم السلام کے آثار علمیہ کے کثیر ذخائر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔ چند بڑے اور اہم کتب خانوں کی تباہی کا حال درج ذیل ہے۔

(۱) فاطمین مصر کے عدیم النظیر کتب خانہ کے لئے ابن خلدون نے لکھا ہے کہ قاہرہ کے قصر شاہی کا کتب خانہ تمام اسلامی دنیا کے کتب خانوں پر سبقت لے گیا تھا اس کو صلاح الدین ایوبی نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ (کتاب الخطط المقریزی ج ۱ ص۲۵۴ طبع مصر)

(۲) ۴۲۰ھ میں جب سلطان محمود غزنوی نے رے فتح کیا وہاں کے شیعی کتب خانوں کو جلوا دیا۔

(معجم الادبا، یاقوت حموی ج ۶ ص ۲۵۹ مصر)

(۳) قاضی ابن عمار نے طرابلس میں ایک عالیشان کتب خانہ کی تاسیس کی تھی جس میں ایک لاکھ سے زائد کتابیں تھیں۔ یہ کتب خانہ صلیبی جنگوں کے دوران برباد کر دیا گیا۔ (اعیان الشیعہ ج ۱۔ دمشق)

(۴) اسلامی دنیا کے سب سے پہلے عمومی کتب خانہ میں جس کو ابونصر شاپور وزیر بہاء الدولہ نے ۳۸۱ھ میں بغداد کے محلے کرخ میں قائم کیا تھا اس کتب خانہ میں دس ہزار سے زائد ایسی کتابیں تھیں جو خود مصنفین یا مشہور خطاطوں کی لکھی ہوئی تھیں۔ یاقوت الحموی نے جس نے دنیائے اسلام کے بہتر سے بہتر کتب خانے دیکھے تھے لکھا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر کوئی کتب خانہ نہ تھا۔ اس کتب خانہ کو مورخین نے "دارالعلم" کے نام سے موسوم کیا تھا (وفیات الاعیان ابن خلکان ج ۱ مصر) شیعوں کا یہ مایہ ناز کتب خانہ ۴۵۱ھ میں طغرل بیگ سنجوقی نے جلا دیا (تاریخ کامل ابن اثیر ج ۹ ۱۰۰ طبع مصر)

(۵) بغداد میں ابوجعفر محمد بن حسن طوسی کا کتب خانہ ۳۸۵ھ تا ۴۲۰ھ کئی مرتبہ جلایا گیا اور آخری مرتبہ ۴۴۸ھ میں اس بری طرح جلایا گیا کہ اس کا نام بھی باقی نہ رہا۔

(الاعلام الزرکلی جلد سوم ص ۸۸۴ طبع مصر، کشف الظنون ج ۲)

(۶) ۵۴۹ھ میں ترکوں کے ایک گروہ نے ماوراء النہر سے آکر نیشاپور کے کتب خانے جلا دیئے۔

(تاریخ کامل ابن اثیر ج ۱۱ ص ۱۰۲ طبع مصر)

(۷) ۵۸۶ھ میں ملک المؤید نے نیشاپور کے باقی ماندہ کتب خانوں کو جلا کر تباہ کر دیا۔ (تاریخ کا ابن اثیر ج ۱۱ ص ۱۰۳ طبع مصر)

(۸) صاحب بن عباد وزیر کا عظیم الشان کتب خانہ جو دارالکتب رے کے نام سے مشہور تھا۔ سلطان محمود غزنوی نے جلا کر تباہ کر دیا۔ (HISTORY OF ROMAN EMPIRE BY GIBBON VOL III)

(۹) محمد بن ابوبکر والئ مصر کی استدعا پر حضرت امیرالمومنین نے انہیں ایک عہد لکھ بھیجا تھا جو آداب حکومت اور تعلیمات پیغمبر وغیرہ پر مشتمل تھا جس طرح حضرت نے مالک بن اشتر کو لکھا تھا مگر عمر بن عاص نے جب محمد بن ابوبکر کو قتل کر کے مصر پہ قبضہ کر لیا یہ عہد اس کے ہاتھ لگا اور اس نے معاویہ کے پاس بھیج دیا۔ مالک اشتر کا موصوفہ عہد اصبغ بن نباتہ کے پاس محفوظ تھا اس لئے علامہ سید رضی کو مل گیا اور آپ نے نہج البلاغہ میں شریک کر دیا۔ (شرح ابن ابی الحدید ج ۲)

حاصل کلام | بہر حال زمانہ کی ناقدر شناسی اور ہوائے مخالف نے علوم آل محمد علیہم السلام کو بڑی حد تک دنیا سے مفقود کر دیا مقام حیرت ہے کہ مسلمانوں نے رسالت مآب کے خطبات آج تک جمع نہ کئے۔ حضرت علی علیہ السلام کے چند خطبات وارشادات کا مجموعہ علامہ سید رضی نے تالیف کر کے نہج البلاغہ کے نام سے موسوم کیا۔ جو ایک عرصہ دراز تک چند کتب خانوں کی زینت بنا رہا۔

یہاں تک کہ شیخ محمد عبدہ مفتی مصر نے عالم مطبوعات میں نمایاں کیا مزید خطبات و ارشادات متعدد کتب میں محفوظ ہیں۔

امام حسن علیہ السلام کے چند خطبات و مکاتیب چیدہ چیدہ عربی کتب میں موجود ہیں جو آج تک ایک جا جمع نہ کئے جا سکے۔

امام حسین علیہ السلام کے خطبات و ارشادات حال ہی میں ادارۂ اصلاح کھجوا سے "بلاغۃ الحسینؑ" کے نام سے شائع ہوئے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی تعلیمات و ارشادات سے "صحیفہ سجادیہ" کے علاوہ بہت کم آثار ملتے ہیں۔

امام محمد باقر و جعفر صادق علیہم السلام کے آثار علمیہ کثیر تعداد میں متعدد کتب میں موجود ہیں مگر آج تک کسی کی توجہ اس طرف منعطف نہ ہوئی کہ علوم کے اس زبردست ذخیرہ کو جمع کر کے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ بہت سے علوم حاضرہ مثلاً الجبرا، علم کیمیا، طبیعیات، الکمی، نیوٹن کے کلیات، ارشمیدس کے اصول علوم سیاسیات و معاشیات و اقتصادیات علم کلام و تفسیر وغیرہ کے علاوہ تعلیم شریعت و طریقت میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے سینکڑوں طلاب تھے۔ موجودہ سائنسی دنیا کی ترقی آپ ہی کی تعلیمات کی مرہون منت ہے۔ بحار الانوار ج ۲ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات ایک عنوان "کتاب اہلیلجہ" کے تحت اور فلکیات، نباتیات، حیوانیات، طب، طبیعات، اور الہیات پر ارشادات "کتاب مفضل" کے عنوان کے تحت مرقوم ہیں۔ ملاحظہ ہوں ص۵۷ تا ص۲۵۹ سید محمد ہارون زنگی پوری نے "کتاب مفضل" کا ترجمہ توحید الائمہ کے نام سے کیا جو لاہور سے حال ہی میں طبع ہوا ہے۔ صاحبان علم ان ذخائر علم کا ترجمہ کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں تو مثاب بھی ہوں گے اور اس سے دنیا بھی مستفید ہوگی۔

ساتویں امام سے گیارہویں امام تک آل محمدؐ پر زمانہ کی مخالفت اور سختیاں بہت بڑھ گئی تھیں حکومت بنی عباس کے خون کے آنسو رلانے والے مظالم ائمہ طاہرین کی سالہا سال کی قید اور حبس دوام کی وجہ ان مظہران خدا سے دنیا کم سے کم مفید ہو سکی۔ امام صاحب العصر علیہ السلام کے احکام و توقیعات بحار الانوار ج ۱۴ میں اور چند کتب میں مرقوم ہیں۔

نہج البلاغہ کے خطبے ارشادات و مکتوبات توحید باری تعالیٰ دنیا کی فنائیت چند مشاہد قدرت اور نصائح پر مشتمل ہیں حضرت امیر المومنین کے دیگر خطبات و ارشادات جن میں توحید باری تعالیٰ آل محمدؐ کی حقیقی منزلت، خدا کے خلفائے مطلقہ کی تعریف، ان کا علم و اختیارات، حدود خلافت، عجائبات قدرت اور علائم الظہور مذکور ہیں و نیز حضرت کے ان خطبات میں سے جو اعلان سلونی کے بعد معرض وجود میں آئے اور نہج البلاغہ میں مرقوم نہیں ہیں چند ارشادات کتاب ہذا میں جمع کئے گئے ہیں تاکہ دنیا مستفید ہو سکے۔

اہلبیت طاہرینؑ کے فضائل و مناقب اور حقائق و رموز و معارف اس معدن سے بہتر کسی اور کتاب میں ملنا ممکن نہیں۔

حضرت علیؑ کا تعارف زبان رسالت مآبؐ سے

حضرت علی علیہ السلام کی منزلت میں علمائے اسلام و نصاریٰ، مستشرقین و فلاسفہ کے خیالات گذشتہ صفحات میں پیش کئے

گئے۔ اب رسول خداؐ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱) انا وعلیٌّ من نور واحدٍ ۃ میں اور علیؑ ایک نور واحد سے ہیں۔ع۱

(۲) انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن ارادا العلم فلیات الباب ۃ یعنی میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جس شخص کو علم حاصل کرنا ہو اس دروازہ پر آئے۔

(۳) انا مدینۃ الحکمۃ وعلی بابھا۔ میں شہر حکمت ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

(۴) انا میزان العلم وعلی کفتاہ۔ میں میزان علم ہوں اور علیؑ اس کے پلّے ہیں۔

(۵) لولاک یا علی ما عرف المومنون من بعدی۔ یا علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن کی شناخت نہ ہو سکتی۔

(۶) حبّ علی ایمانٌ۔ علیؑ کی محبت ایمان ہے۔

(۷) النظر الی وجہ علی عبادۃ ۃ علیؑ کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے (مروی از حضرت عائشہ)

(۸) ذکر علی عبادۃ۔ علی کا ذکر عبادت ہے۔

(۹) من ینقص علیاً فقد ینقضنی ۃ جس نے علیؑ کی تنقیص کی میری تنقیص کی۔

(۱۰) من حسد علیاً فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر ۃ جس نے علیؑ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا اور جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہو گیا۔

(۱۱) من فارق علیاً فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عزّوجلّ۔ جس نے علیؑ کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔

(۱۲) مَن اذیٰ علیاً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذ اللہ۔ جس نے علیؑ کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔

(۱۳) من سبّ علیاً فقد سبّنی۔ جس نے علی کو دشنام دی مجھ کو دشنام دی۔

ع۱ : اس حدیث کی تائید میں ارشاد خداوندی ہے کہ "قَدْ جَآءَکُم مِّنَ اللّٰہِ نُورٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ" ۃ مائدہ یعنی بے شک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ گئی۔ اس آیت میں نور سے مراد رسالت مآب ہیں دیگر ارشاد ہے کہ، فامنوا باللّٰہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ۃ (تغابن) یعنی پس تم خدا اور اس کے رسولؐ اور اس نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا۔ اس آیت میں واضح ہے کہ نور رسولؐ اللہ نہیں ہیں تفسیر قمی میں مذکور ہے کہ اس نور سے مراد حضرت علیؑ ہیں اس حدیث کی تائید ان آیات سے ہوئی کہ رسول خداؐ اور حضرت علی دونوں کی خلقت نور سے ہے۔ ع۲ : اس ارشاد کے لئے قرآنی حکم ملاحظہ ہو کہ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین ۃ مائدہ : یعنی جس شخص نے ایمان سے انکار کیا اس کے سب اعمال حبط ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔

(۱۴) من احبّ علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیاً فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ عزوجل۔ یعنی جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی جس نے علیؑ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا اور جس نے مجھے غضبناک کیا اس نے خدائے عزوجل کو غضبناک کیا۔

(۱۵) یا علی من اطاعک فقد اطاعنی ومن عصاک فقد عصانی۔ یا علیؑ جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(۱۶) لا یبغض علیاً مومن ولا یحبّہ منافق۔ مومن کبھی علیؑ سے بغض نہ کرے گا اور منافق کبھی اس سے محبت نہ کرے گا۔

(۱۷) علیؑ مع الحق والحق مع العلی۔ اللّٰھم ادر الحق مع علی حیث دار۔ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ۔ خداوندا حق کو اسی طرف گردش دے جدھر علی پھریں۔

(۱۸) اوّلنا محمّد اوسطنا محمّد وآخرنا محمّد وکلنا محمّد۔ ہمارا اول بھی محمد ہے اوسط بھی محمدؐ اور آخر بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں۔

(۱۹) انّ علیاً منّی وانا من علی وھو ولیّ کل مومن من بعدی[ع۱]۔ بہ تحقیق کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کا ولی ہوگا۔

(۲۰) جنگ خیبر میں ارشاد ہوا کہ "اما واللہ لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کراراً غیر فرار یاخذھا عنوۃ" خدا کی قسم کل میں یہ علم اس شخص کو دونگا جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسولؐ اس کو دوست رکھتے ہیں وہ مکرر حملے کرنے والا ہوگا اور فرار ہونے والا نہ ہوگا اور وہ اس کو سختی سے فتح کرے گا۔ چنانچہ آپ نے قلعہ فتح کرلیا۔

(۲۱) جنگ خندق میں جب حضرت علیؑ نے عمر ابن عبدود کو قتل کردیا تو ارشاد ہوا کہ ضربت علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین یعنی خندق کے روز کی علیؑ کی ضربت (جس سے عمر بن عبدود مارا گیا) میری امت کے اعمال سے جو

ع۱: اس حدیث کی تائید میں ارشاد خداوندی بھی ملاحظہ ہو کہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ۵۵ مائدہ سوائے اس کے نہیں کہ خدا تمہارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ اور مومنین جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ صرف حضرت علیؑ نے نماز میں رکوع کی حالت میں جب کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا اپنا ہاتھ دراز فرما کر انگشتری عطا فرمائی پس ثابت ہوا کہ تمام لوگوں کا ولی سب سے پہلے اللہ پھر اس کا رسولؐ اور اس کے بعد حضرت علی ہیں۔ تواریخ عالم شاہد ہیں کہ سوائے حضرت علی کے کسی نے بھی حالت رکوع میں خیرات نہیں دی۔

www.hubeali.com admin@hubeali.com

وہ قیامت تک بجالائے گی افضل ہے۔

(۲۲) یا علی انت قسیم النار والجنۃ ۔: یا علیؑ تم جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

(۲۳) علیٌ منّی وانا منہ ولا یودی عنّی الّا انا و علی۔ علی مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں میری اس امانت (رسالت) کو سوائے میرے اور علیؑ کے کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

(۲۴) یا علی لحمک لحمی، دمک دمی، نفسک نفسی، روحک روحی ....

(۲۵) "مثل علیؑ فی الناس کمثل قل ھو اللہ احد فی القرآن" علیؑ کی مثال لوگوں میں ایسی ہی ہے جیسے قرآن میں سورہ قل ھو اللہ احد ہے[1]۔

(۲۶) لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ النار۔: اگر لوگ علی ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتے تو خدا دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۲۷) لا تسبّوا علیاً فانہ ممسوس فی ذات اللہ۔ علیؑ کو دشنام نہ دو کہ وہ ذات خدا میں گھل مل گئے ہیں (یعنی فنا فی اللہ ہو گئے ہیں۔

(۲۸) یا علیؑ نہیں پہچانا کسی نے خدا کو سوائے میرے اور تمہارے نہیں پہچانا کسی نے مجھ کو سوائے خدا کے اور تمہارے اور نہیں پہچانا کسی نے تم کو سوائے خدا کے اور میرے پھر یہ لوگ کس طرح کہتے ہیں کہ تمہاری معرفت حاصل کر لی۔

(۲۹) ہر نبیؑ کا ایک راز دار ہوتا ہے یا علیؑ میرے راز دار تم ہو۔

(۳۰) یا علیؑ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میری امت تمہارے لئے وہی کہنے لگی جو نصاریٰ عیسیٰؑ کیلئے کہتے ہیں تو میں تمہارے چند فضائل بیان کرتا پھر لوگ تمہارے پیر کے نیچے کی مٹی لے کر اپنے بیماروں کے لئے شفا حاصل کرتے[2]۔

---

[1] ایک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے:۔

یا علی ذات ثبوت قل ھو اللہ احد نام تو نقش نگین امر اللہ الصمد

لم یلد از مادر گیتی ولم یولد چو تو لم یکن بعد از نبی مثلت لہ کفواً احد

[2] حضرت علیؑ کی منزلت کی امام شافعیؒ نے بہت تحقیق کی اور بالآخر لکھا:۔

لو ان المرتضیٰ ابدیٰ محلّہ لصار الناس طرّاً سجداً لہ

کفیٰ فی فضل مولانا علیؓ وقوع الشّک فیہ انہ اللّٰہ

ومات الشافعیؒ لیس یدری علیّ ربُّہٗ ام ربہ اللّٰہ

ترجمہ:۔ اگر علی مرتضیٰ اپنا مقام ظاہر کر دیتے تو تمام لوگ ان کو سجدہ کرنے جمع ہو جاتے۔ ہمارے مولا علیؑ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ شک واقع ہوتا ہے کہ یہ اللہ ہیں شافعی مر گیا مگر سمجھ نہ سکا کہ علیؑ اس کے رب ہیں یا اللہ اس کا رب ہے۔ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ

ھا علی بشر کیف بشر ربہ فیہ تجلّی و ظہر